سوال

روزوں کی قضائی 76

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کسی عذر کی بنا پر رمضان کے چند روزے چھوٹ گئے ہوں اور دوسرے رمضان کے آنے تک چھوٹے ہوئے روزوں کو نہ رکھا جاسکا تو ان کی قضا کی کیا صورت ہوگی؟ کیا قضا کے ساتھ ساتھ فدیہ بھی دینا ہوگا؟ اگر اس بات میں شک ہو کہ کتنے روزے چھوٹے ہیں تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فعی اور حنبلی مسلک کے لحاظ سے اگر چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا دوسرے رمضان کے آنے تک نہ ہوسکی تو ایسی صورت میں قضا کے ساتھ ساتھ فدیہ بھی واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے یہی منقول ہے فدیہ یہ ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا

ری رائے یہ ہے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا تو بہر حال لازمی ہے اس سے کوئی مفر نہیں۔ البتہ فدیہ بھی ادا کر دیا تو زیادہ بہتر ہے ورنہ کوئی بات نہیں کیوں کہ براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت نہیں ہے۔ جس میں فدیہ ادا کرنے کی بات ہو۔

شک کی صورت میں انسان اسی پر عمل کرے۔ جس کا اسے یقین ہو یا کم از کم غالب گمان ہو۔ بہر حال مزید اطمینان کی خاطر زیادہ روزے رکھ لینا بہتر ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

روزہ اور صدقة الفطر، جلد: 1، صفحہ: 189

محدث فتویٰ